عبدالغفار جنبہ صاحب۔
السلام علیکم
میں ایک جماعتی نظام کے تابع ہوں اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔جب بھی مجھے اجازت ملے گی آپکو تسلی بخش جواب دونگا۔آپ نےجو الزامات لگائے ہیں۔ان سب کےبارے آپکوتفصیلی جواب لکھوں گا۔تشفی رکھیں۔اوراس معاملے میں وقت کی کوئی قید میں نے نہیں لگائی تھی۔آپ بھی نہ لگائیں۔یہ میں آپ کی بھلائی کے لئے لکھ رہا ہوں۔

ظفراللہ
Muhammad Z.Khan, Ph.D.

02-11-2010

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیحِ الْمَوعُود

جماعتی نظام ۔۔۔ایک اِسلامی نظام یا ایک دجالی نظام ۔؟

یَآأَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُوْنُوْا قَوَّامِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰی أَنْفُسِکُمْ أَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْأَقْرَبِیْنَ۔۔۔(النساء۔۱۳۶)

اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے (اور) اللہ کیلئے گواہی دینے والے بن جاؤ۔

گو (تمہاری گواہی) تمہارے اپنے (خلاف) یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہو۔۔۔

جناب ڈاکٹر محمد ظفر اللہ خاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

اُمید ہے آپ بخیر وعافیت ہونگے۔آپ نے مورخہ ۱۵۔جون ۲۰۱۰ء کو میری طرف بذریعہ ای میل Proofs of the truth of your claim کے عنوان کے تحت کچھ سوالات لکھ کر بھیجے تھے۔خاکسار نے قریباً ایک ماہ بعد آپکے سب سوالات کے مدلل جواب لکھ کر آپکی طرف ارسال کیے۔جب آپ نے اولاً میری طرف سوالات بھیجے تھے تو اُس وقت آپ نے جماعتی نظام سے اجازت لینے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔اور پھر جب میں نے آپکے سوالوں پر مشتمل اپنا جوابی مضمون آپکی طرف بھیجا تب بھی آپ نے مجھے یہ نہ کہا کہ میں آپ (خاکسار) کے مدلل مضمون کا جواب جماعتی نظام کے پابند ہونے کی وجہ سے دے نہیں سکتا۔میرا جوابی مضمون پڑھ کر جب آپ کا بند دماغ روشن ہوا تو آپ نے خاکسار کو صرف اتنا لکھا کہ میں اپنے طور پر پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق تحقیق کرنا چاہتا ہوں۔اور یہ آپ کا ایک جائز سوال تھا کیونکہ میرے خیال میں جماعت احمدیہ میں اب تک کسی احمدی کو بھی پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کا علم نہیں ہے۔افراد جماعت نے محض حضور علیہ السلام کی محبت اور عقیدت کی بنا پر خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو قبول کیا ہوا ہے اور اُنہوں نے آج تک کبھی غیر جانبدار ہو کر اِس دعویٰ پر غور وفکر کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔اور یہ بھی واضح رہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق کے نزول سے پہلے یہ ضرورت محسوس ہو بھی نہیں سکتی تھی۔خاکسار نے آپ کو خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود پر تحقیق کرنے کیلئے جو کہ آپ کا حق تھا ساڑھے تین ماہ دیئے۔آپ کی ساڑھے تین ماہ کی تحقیق کے بعد جب میں نے یکم نومبر ۲۰۱۰ء کو جواب کیلئے آپکی طرف خط لکھا تو اُس وقت تک آپکے ہاں تحقیق کی جگہ تعصب، جانبداری اور بنیاد پرستی لے چکی تھی۔اور اِسکی وجہ یہ ہے کہ آپکے جوابی خط سے واضح طور پر ٹال مٹول اور حقیقت سے فرار نظر آرہا ہے۔ظفر اللہ صاحب۔سچائی کیلئے قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور پھر سچائی تو اُن لوگوں کیلئے ہوتی ہے جو اِسکے خواہشمند ہوں۔اب ذیل میں خاکسار آپکے خط کے متعلق کچھ عرض کرتا ہے۔

آپ لکھتے ہیں۔۔۔۔’’میں ایک جماعتی نظام کے تابع ہوں اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔‘‘

الجواب۔ظفر اللہ صاحب۔کیا آپ کا جماعتی نظام آپ کو نعوذ باللہ کسی بھٹکے ہوئے انسان کو ہدایت دینے کی اجازت نہیں دیتا۔؟ اگر ایسی ہی بات ہے تو اس دجالی نظام کی اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ اور مہدی ومسیح موعودؑ کی نظر میں کیا حیثیت ہے۔؟ ایسے خودساختہ شیطانی نظام کا پھر دین اسلام سے کیا تعلق ہے۔؟ ہمیں یہ بات ہرگز نہیں بھولنی چاہیے کہ اگر عالم اسلام میں ہمارے سب کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مقام خاتم النبیین پر بحث ومباحثہ ہوسکتا ہے، اگر حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کے مقام (اُمتی نبی یا محدث) کے متعلق بحث وتمحیص ہوسکتی ہے تو پھر جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق تحقیق اور جانچ پڑتال کیوں نہیں ہوسکتی۔؟ میرے خیال میں نہ صرف ہوسکتی ہے بلکہ دیندار اور متقی افرادِ جماعت کو خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے وقت یہ کام ضرور کرنا چاہیے تھا۔کسی روحانی بزرگ کو ماننے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اُسکی جماعت میں مومن گونگے اور بہرے ہوجائیں۔آپ جس جماعتی نظام کے تابع ہیں خاکسار بھی مورخہ ۲۔جنوری ۲۰۰۳ء تک اس جبری نظام میں شامل تھا۔واضح رہے کہ قدرت جب کسی شہسوار کو نوازنے کا فیصلہ کرتی ہے تو خوف اُسکے پیکر سے نوچ کر پھینک دیتی ہے۔اللہ تعالیٰ کا یہی کرم مجھ پر بھی ہوگیا اور میں نے ۱۲۔دسمبر ۲۰۰۳ء کو پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق اپنے مدلل نقطہ نظر کا بذریعہ اپنی ویب سائٹ (alghulam.com) اعلان کردیا۔اِسکے بعد آپکے جماعتی نظام نے خاکسار کو بمعہ اہل وعیال اپنے منحوس نظام سے خارج کردیا۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ مجھ پر اور میرے اہل وعیال پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل تھا۔اگر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل مجھ پر نہ ہوتا تو شاید خاکسار بھی آپکی یا دیگر احمدیوں کی طرح اپنے علمی اور مذہبی نظریات بلکہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان رحمت کو چپ چاپ اپنے سینے میں دبائے اسی طرح دنیا سے گزر جاتا جس طرح شاید آپ نے یا دوسرے لاعلم اور اطاعت کے نشے میں مخمور احمدیوں نے اس دنیا سے گزر جانا ہے۔کوئی ہے جو عبرت حاصل کرے۔کوئی ہے جو سیکھے اور سرفراز ہو۔کوئی ہے جو اپنا سر اپنے پروردگار کے

سامنے جھکا دے اور کامل اِسی پر بھروسہ کرے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے۔''رَفِيْعُ الدَّرَجَاتِ ذُوالْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَّشَاءُمِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ''(مومن ۔۱۶)(وہ)اونچے درجوں والا (ہے) عرش کا مالک ہے اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے روح القدس نازل فرماتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے لوگوں کو ڈرائے۔

عزیزم۔دینِ اسلام میں اللہ تعالیٰ کا یہ سچا وعدہ ہے کہ وہ اپنے جس بندے پر چاہے رُوح القدس نازل فرما کر اُسے لوگوں کو ملاقات کے دن سے ڈرانے کیلئے کھڑا کر دے۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور وہ اپنا یہ فضل اپنے جس بندے کو چاہے بخش دے۔جیسا کہ وہ سورۃ جمعہ میں مثیلِ مصطفیٰ ﷺ کے ضمن میں فرماتا ہے:۔وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ★(جمعہ۔۳۔۴)اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا جو ابھی تک اِن سے ملی نہیں اور وہ غالب ،حکمت والا ہے۔یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

جنابِ من۔آپکے یہ نام نہاد خلیفے اللہ کے اس فضل کو مثیلِ مصطفیٰ ﷺ تک تو مانتے ہیں۔آگے کیوں چپ ہو جاتے ہیں۔؟کیوں گونگے ہو جاتے ہیں۔؟عزیزم۔جس نظام کے آپ تابع ہیں اور جس کی آپ بات کر رہے ہیں یہ ایک ایسا منحوس اور دجالی نظام ہے کہ اس میں آپ ایسا کوئی قادیانی خواہ ٹرپیل (triple) پی ایچ ڈی بھی کر لے،خواہ کتنی عبادت کرے اور خواہ وہ کتنا ہی متقی ہو جائے۔اس نظام میں سوائے ایک مخصوص خاندان کے اللہ تعالیٰ کا فضل اُسکے شامل حال نہیں ہو سکتا۔وہ اس مردود نظام میں نہ صرف اس خاندان کیلئے چندے اکٹھے کرتا پھرے گا بلکہ آپکی طرح دیگر احمدیوں کو غلام بھی بناتا پھرے گا۔یہ کبھی نہ بھولنا کہ جس نظام کی بنیاد (قرآنی تعلیم کی برخلاف) جبر پر رکھ کر اُسے ایک خاندان کے مفادات کے تابع کر دیا جائے ایسے کسی نظام میں اگر آپ نسل در نسل قربانیاں بھی دیتے رہیں گے تب بھی آپ کو ہلو کے بیل ہی رہیں گے۔آپکی نسل میں کبھی کسی انسان کو اللہ تعالیٰ کا فضل نصیب نہیں ہو سکے گا۔اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی ایک ازلی و ابدی سنت کا ذکر کچھ اس طرح فرمایا ہوا ہے۔إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ (رعد۔۱۲)اللہ کبھی بھی کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی اندرونی حالت کو نہ بدلے

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی — نہ ہو جس کو خیال خود آپ اپنی حالت بدلنے کا

عزیزم۔کیا آپ کا دل نہیں چاہتا کہ اپنی اندرونی حالت کو بدل کر آپ بھی اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنیں۔؟آپکا یہ وہ نظام ہے جس میں نام نہاد خلافت کے نام پر صرف ایک خاندان کی قیادت کو محفوظ کرنے کیلئے سارے احمدیوں کو غلام بنا لیا گیا ہے یا وہ بیچارے اپنے ایمان کو بچاتے ہوئے غلط فہمی اور ناسمجھی میں خود ہی اُسیر ہو گئے ہیں۔اس دجالی نظام نے اِلا ماشاءاللہ سب احمدیوں کو بانجھ اور بنجر بنا دیا ہے۔معذرت کیساتھ۔ہم ایسے بانجھ اور بنجر لوگوں کا المیہ یہ ہے کہ ہمارا اپنا نہ کوئی ذہن ہے،نہ سوچ اور نہ ہی کوئی فکر۔۔۔اپنا کوئی دماغ ہو تو اَپلائی (apply) کریں۔جس نظام کے آپ تابع ہیں یہ احمدیوں کو ڈراتا اور اُنکے دماغوں کو صاف (wash) کرتا ہے۔ایک طرف ہم کہتے ہیں''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں''اور''ہم دلائل کی دنیا میں ناقابل شکست ہیں''۔اور دوسری طرف جب ایک احمدی علمی اور مذہبی سوال کرتا ہے تو آپکے نظام کا کام نہ صرف اُس کا اخراج کرنا بلکہ دیگر احمدیوں کا اُس سے مقاطعہ کروانا بھی ہوتا ہے۔کیا ہمارے یہ رویے متضاد اور مضحکہ خیز نہیں ہیں۔؟واضح رہے کہ یہ نظام صرف اُنہی لوگوں کیلئے سودمند ہے جنہوں نے اسے وضع کیا تھا اور اس میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی ذریت (روحانی اولاد) کا کام صرف اطاعت کرنا اور چندے دینا اور خاموش رہنا ہے۔آج اگر ہمارا کوئی مخالف جماعت احمدیہ کو قادیانی جماعت کہتا ہے تو وہ سچ کہتا ہے کیونکہ کچھ شاطر لوگوں نے ۱۹۱۴ء کے بعد بڑی عیاری کیساتھ احمدیت کو قادیانیت میں بدل ڈالا۔قادیانی جماعت سے مراد ایک ایسی جماعت ہے جس میں حضرت مرزا صاحب کے پیروکاروں کا مرجع اور محور صرف اور صرف ایک قادیانی فیملی ہو۔ظفر اللہ صاحب۔جس نظام کے تم تابع ہو اُسکی حقیقت یہی ہے۔ایک جرمن پادری مارٹن نائمولر (Martin Niemöller) اپنی ایک مشہور نظم میں نازیوں کے متعلق کہتا ہے۔

"Als die Nazis die Kommunisten holten,

habe ich geschwiegen; ich war ja kein Kommunist.

Als sie die Sozialdemokraten einsperrten,

habe ich geschwiegen; ich war ja kein Sozialdemokrat.

Als sie die Gewerkschafter holten,

habe ich nicht protestiert; ich war ja kein Gewerkschafter.

Als sie die Juden holten,

habe ich geschwiegen; ich war ja kein Jude.

Als sie mich holten,

gab es keinen mehr, der protestieren konnte.

’’جب وہ کمیونسٹوں کو لینے کیلئے آئے تو میں چپ رہا کیونکہ میں کمیونسٹ نہیں تھا۔

جب وہ سوشل ڈیموکریٹوں کو پکڑنے کیلئے آئے تو بھی میں خاموش رہا کیونکہ میں سوشل ڈیموکریٹ نہیں تھا۔

جب وہ مزدور رہنماؤں کو قید کرنے کیلئے آئے تب بھی میں نے احتجاج نہیں کیا کیونکہ میں مزدور رہنما نہیں تھا۔

جب وہ یہودیوں کو پکڑنے کیلئے آئے تو بھی میں نہیں بولا کیونکہ میں یہودی نہیں تھا۔

جب وہ مجھے پکڑنے کیلئے آئے تو پھر کوئی بھی نہیں بچا تھا جو میرے لیے صدائے احتجاج بلند کرتا۔‘‘

جرمن پادری کی اس ’’مشہور نظم‘‘ میں جو سبق پوشیدہ ہے اسکے مطابق ’’عافیت چپ رہنے میں نہیں بلکہ بولنے میں ہے۔

آگے آپ لکھتے ہیں۔۔۔۔’’جب بھی مجھے اجازت ملے گی آپ کو تسلی بخش جواب دوں گا۔‘‘

الجواب۔آپ نے اولاً جو سوالات مجھے لکھ کر بھیجے تھے اِن سے پتہ چلتا تھا کہ آپ نے میرے بعض مضامین کا مطالعہ کیا ہوا ہے اور آپ میرے دعویٰ اور میرے متعلق نظام کی جاری کردہ سزاؤں سے بھی بخوبی آگاہ ہیں۔اگر آپ اپنے نظام کے اتنے ہی پابند اور فرمانبردار تھے جتنا اب ظاہر کر رہے ہو تو میرا آپ سے سوال ہے کہ کیا آپ نے اپنے نظام سے پوچھ کر مجھ پر سوالات کیے تھے۔؟ مجھے سوالات لکھتے وقت آپ کو نظام سے اجازت لینے کا خیال کیوں نہ آیا؟ لگتا ہے آپ کا یہ محض بہانہ ہے۔آپ کا یہ حقیقت سے فرار ہے۔ورگرنہ اب تک جماعت میں سے بہت سے لوگوں نے مجھ سے سوال وجواب کیے ہیں اور جماعتی نظام نے اُنہیں کچھ بھی نہیں کہا۔آپ میری ویب سائٹ سے نیوز نمبر ۱۰ اور ۳۱ پڑھیں تو آپ کو علم ہو جائے گا۔اِن دو (۲) مثالوں کے علاوہ اور درجنوں احمدیوں نے نظام جماعت میں رہتے ہوئے مجھ سے سوال جواب کیے ہیں۔ان میں سے آج تک نہ تو کسی کو نظام نے منع کیا ہے اور نہ ہی کسی کے خلاف تادیبی کاروائی کی ہے۔تو پھر ڈاکٹر صاحب آپ کو کس بات کا ڈر ہے؟ اَمر واقع یہ ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک جھوٹا اور سیاسی دعویٰ تھا۔خلیفہ ثانی کے جھوٹے دعویٰ کو سچا ثابت کرنا آپکے بس کی بات نہیں ہے۔پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں میرے پیش کردہ دلائل اور حقائق کو اگر کسی کیلئے جھٹلانا ممکن ہوتا تو جماعت احمدیہ میں خلیفہ رابع صاحب سے بڑھ کر اور کوئی صاحب علم وجود نہیں تھا لیکن حقائق کی چٹان سے ٹکرا کر وہ بھی پاش پاش ہو گئے۔

عزیزم۔حضرت بانئے جماعت علیہ السلام نے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی وفات کے سلسلہ میں قرآن کریم سے تیس آیات پیش کر کے عالم اسلام پر ہمیشہ کیلئے اتمام حجت کردی ہے۔کیا کوئی غیر احمدی قیامت تک حضرت مرزا صاحب کے پیش کردہ دلائل کو جھٹلا سکتا ہے۔؟ ہرگز نہیں۔پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں یہی حال میرے دلائل کا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ انبیاء کی مثالیں دے کر اپنے بندوں کو اپنی اس سنت سے آگاہ فرمایا ہے کہ جب میں اپنے کسی بندے کو کسی غلام کی بشارت دیتا ہوں تو وہ غلام بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ہمیشہ ہمیش سے اللہ تعالیٰ کی یہی سنت جاری وساری ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت میں کبھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔’’سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا‘‘(فتح۔۲۴)اللہ کی اس سنت کو یاد رکھو، جو ہمیشہ سے چلی آئی ہے اور تو کبھی بھی اللہ کی سنت (مقررہ طریقہ) میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

عزیزم۔کیا آپ اللہ تعالیٰ کی اس سنت کو جھٹلا سکتے ہیں۔؟ ہرگز نہیں۔اسی طرح زکی غلام (مصلح موعود) کے متعلق اللہ تعالیٰ کا مبشر کلام ۱۸۸۱ء سے شروع ہو کر ۶۔۷ نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس مبشر کلام میں اپنے برگزیدہ بندے اور اُسکی جماعت پر ظاہر فرما دیا کہ ایک بشیر الدین محمود احمد تو کیا میرے بندے (حضرت مرزا غلام احمدؑ) کا کوئی بھی لڑکا زکی غلام نہیں ہوگا۔۔۔۔مصلح موعود نہیں ہوگا۔کیا آپ زکی غلام کے متعلق حضور علیہ السلام کے مبشر الہامات کو نعوذ باللہ جھٹلا سکتے ہیں۔؟ کیا قرآن کریم میں بیان فرمودہ اللہ تعالیٰ کی سنت کو آپ جھٹلا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔جناب ڈاکٹر صاحب۔تو پھر اجازت ملنے پر آپ مجھے کیا تسلی بخش جواب دے سکتے ہیں۔؟ ہاں اگر آپ اس حقیقت کو ماننا نہیں چاہتے تو بیشک نہ مانو۔خاکسار داروغہ نہیں اور میری ذمہ داری خوب کھول کھول کر بتا دینے سے زیادہ نہیں ہے۔وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (یٰسین۔۱۸)

یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے ضمن میں فرماتا ہے۔’’إِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ‘‘

(عمران۔۵۶) جب اللہ نے کہا، اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف بلند کرنیوالا ہوں اور تجھے کافروں (کے الزام) سے پاک کرنیوالا ہوں اور جنہوں نے تیری پیروی کی اُنہیں ان پر جنہوں نے تیرا انکار کیا قیامت تک فوقیت دینے والا ہوں پھر میری ہی طرف تمہارا لوٹ کر آنا ہے پس میں تمہارے درمیان اِن باتوں میں فیصلہ کرونگا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب۔موسوی مسیح ابن مریم کیساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو آج تک سچ کر دکھایا ہے۔یقین رکھنا یہی وعدہ نہ صرف محمدی مسیح ابن مریم کیساتھ بھی پورا ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ اس سے بہت بڑھ کر اُس کی مدد کرے گا۔یقیناً خاکسار اور میرے پیروکار اپنے مخالفوں پر تا قیامت غالب رہیں گے انشاءاللہ تعالیٰ۔آپ نے مجھے کیا تسلی بخش جواب دینا ہے۔؟ بہرحال آپ کوشش کرکے دیکھ لیں۔۔۔ ؎ خواجگی میں کوئی مشکل نہیں رہتی باقی پختہ ہوجاتے ہیں جب خوئے غلامی میں غلام

آگے آپ لکھتے ہیں۔۔۔۔''آپ نے جو الزامات لگائے ہیں ان سب کے بارے میں آپ کو تفصیلی لکھوں گا۔تشفی رکھیں۔''

الجواب۔خاکسار نے کسی پر کوئی الزام نہیں لگایا۔یہ سب حقائق ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔مرزا بشیر الدین محمود احمد جون۔جولائی ۱۹۰۸ء میں اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان میں مثیل مبارک احمد (زکی غلام یعنی مصلح موعود) سے متعلقہ مبشر اِلہامات کے متعلق لکھتے ہیں۔

(۱)''حضرت صاحب کی نسل میں سے ایک بچہ کو اگر اُنکا لڑکا قرار دیا گیا تو کونسا اندھیر آگیا۔ کفیٰ ھٰذا کا اِلہام صاف ثابت کرتا ہے کہ بیٹے کے اِلہام آئندہ نسل کے کسی لڑکے کی نسبت ہیں اور پھر وہ اِلہام جس میں ہے کہ تیری اولاد تیرے نام سے مشہور ہوگی۔اِسکی اور بھی تائید کرتا ہے کہ آئندہ نسل کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کا بیٹا کہا جاسکتا ہے اور خدا تعالیٰ تو خوب جانتا ہے کہ کون اُنکا بیٹا ہونے کے لائق ہے اس لیے اگر کسی عظیم الشان لڑکے کی نسبت جو دنیا میں ایک تبدیلی پیدا کردے خبر دی جائے اور اُسکو حضرت صاحب کا بیٹا قرار دیا جائے تو کیا حرج ہے۔''(رسالہ تشحیذ لاذہان ولیم۔۳ نمبر ۶۔۷ صفحات ۲۹۷ تا ۳۰۰۔مورخہ جون جولائی ۱۹۰۸ء)

(۲)''حضرت اقدسؑ پر کیوں اعتراض کیا جاتا ہے کہ اُنکو ایک لڑکے کا وعدہ تھا جو پورا نہ ہوا۔خدا کے وعدے ٹلا نہیں کرتے اور وہ پورے ہوکر رہتے ہیں اِسی طرح یہاں بھی ہوگا۔ اِن اِلہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ اِبن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائے گا۔۔۔۔پس صاف ظاہر ہے کہ وہ اِلہامات کسی آئندہ نسل کے لڑکے کی نسبت تھے۔''(رسالہ تشحیذ لاذہان ولیم۔۳ نمبر ۶۔۷ صفحات ۳۰۱ تا ۳۰۳۔مورخہ جون جولائی ۱۹۰۸ء)

(۳)''حضرت مسیح موعودؑ نے کچھ آئندہ کی خبریں دی اور بتایا کہ میری نسل میں سے ایک ایسا لڑکا ہوگا ہیبت اِس قدر ہوگی کہ گویا خدا آسمان سے اُس کی مدد کیلئے اُتر آیا تو کیا ہوا اِس سے تو اُنکی اور بھی سچائی ثابت ہوگی اور اُس وقت کے لوگ اِس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھیں گے اور مزہ اُٹھائیں گے۔آجکل کے لوگوں سے جو وعدے ہیں وہ اُن پر غور کریں اور اُن پر جو شکوک ہیں وہ بیان کریں اور توبہ استغفار ساتھ کرتے رہیں تا اُنہیں اصل حقیقت معلوم ہو اور خدا اپنے خاص فضل سے اُن پر سچائی کھول دے اور وہ صراطِ مستقیم دیکھ لیں تا کہ ہلاکت سے بچ جائیں۔ورنہ جیسا کہ میں لکھ آیا ہوں یہ بیٹے کی پیشگوئی تو کسی ایسے لڑکے کی نسبت ہے، جو آپکی نسل سے ہوگا اور بڑی شان کا آدمی ہوگا اور خدا کی نصرت اُسکے ساتھ ہوگی۔''(رسالہ تشحیذ لاذہان ولیم۔۳ نمبر ۶۔۷ صفحہ ۳۰۵۔مورخہ جون جولائی ۱۹۰۸ء)

عزیزم۔یہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے اپنے الفاظ آن دی ریکارڈ (on the record) ہیں۔یہ میرے الزامات نہیں ہیں۔کیا ان میں وہ یہ نہیں کہہ رہے کہ مثیل مبارک احمد نے آئندہ کسی زمانے میں پیدا ہونا ہے اور وہ حضور علیہ السلام کا پانچواں بیٹا کہلائے گا۔اور پھر خلیفہ بننے کے بعد اُسی مرزا بشیر الدین محمود احمد نے پینترا بدل کر یہ سوچنا شروع کردیا کہ وہ پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں کس طرح آسکتے ہیں۔؟ اپنے نفسانی مقاصد کی تکمیل کیلئے اُنکے ہاتھ میں زکی غلام یعنی مصلح موعود کی پیدائش کے متعلق حضرت بانئے جماعت کا یہ اجتہادی فقرہ ہاتھ آگیا کہ''لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ اِلٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔بہرحال اس عرصہ کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔''اِسی طرح ۱۹۴۴ء سے پہلے اور دعویٰ مصلح موعود کے بعد جو بیانات آپ نے دیئے۔یہ سب بیانات میرے الزامات نہیں بلکہ آپکے اپنے الفاظ ہیں اور یہ سب آن دی ریکارڈ ہیں۔اسی طرح دس مارچ ۱۹۵۴ء کو بوقت نماز عصر مسجد مبارک میں قطع وتین کا واقعہ میرا یا کسی کا کوئی خود ساختہ الزام نہیں بلکہ تاریخ احمدیت میں ایک ناقابل تردید عبرت ناک واقعہ ہے۔یہ سب واقعات میرے الزامات نہیں بلکہ تاریخ احمدیت (یا زیادہ مناسب) تاریخ محمودیت میں محفوظ ہیں اور آپ اِنکی تصدیق کرسکتے ہیں۔جناب ظفر اللہ صاحب۔حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام ایک بہت بلند پایہ روحانی شخصیت تھے۔متقی لوگ جوق در جوق آپکی غلامی میں داخل ہوگئے لیکن آپکے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اُنکی عقیدت سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر اِن غلاموں کو اپنی انگلیوں پر خوب نچایا۔اِن سے جو چاہا منوایا اور وہ بیچارے لاعلمی اور عقیدت کے نشہ میں مانتے چلے گئے۔

آگے آپ لکھتے ہیں۔۔۔۔''اور اس معاملہ میں وقت کی کوئی قید میں نے نہیں لگائی تھی۔آپ بھی نہ لگائیں۔''

الجواب۔ میں بھی آپ پر کوئی قید نہیں لگا رہا۔ تنقیح طلب اَمر تو یہ ہے کہ اگر خلیفہ ثانی ہی مصلح موعود تھے اور خاکسار نعوذ باللہ آپکی نظر میں کسی غلط فہمی میں مبتلاء ہے تو آپ پر فرض بنتا ہے کہ آپ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ایک احمدی بھائی کو اِس غلط فہمی سے نکالتے۔ مزید برآں وہ احمدی بھائی آپ سب سے ہدایت مانگتا ہے۔ اگر آپ لوگوں کے پاس کوئی ہدایت ہے تو آپ یہ ہدایت اُسے کیوں نہیں دیتے۔؟ جہاں تک وقت کی قید کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ کیا آپ کو پتہ ہے کہ آپ نے کتنا عرصہ زندہ رہنا ہے یا آپ میرے متعلق جانتے ہیں کہ خاکسار نے کتنا عرصہ زندہ رہنا ہے۔ نیک کام میں دیر کیسی؟ میرے مرنے کے بعد آپکی ہدایت میرے کس کام آئے گی۔ آپ کی اس پہلوتہی کی مجھے سمجھ نہیں آرہی ؎ لاکھوں شہادتوں نے مجھے واسطے دیئے میں پھر بھی شب گزیدہ تلاش سحر میں ہوں

آخر پر آپ لکھتے ہیں۔۔۔ ''یہ میں آپ کی بھلائی کیلئے لکھ رہا ہوں۔''

الجواب۔ جناب من۔ آپ مجھے جانتے تھے۔ جب آپ کو میرے نقطہ نظر کا پتہ چلا تو آپ نے میری طرف کچھ سوالات لکھ کر بھیجے تا کہ میں آپ کو اِنکے جوابات دوں۔ خاکسار نے آپکے ہر سوال کا جواب لکھا اور بہت ساری ایسی معلومات آپکے آگے رکھیں جن سے آپ لاعلم تھے۔ آپ نے میرا جوابی مضمون پڑھ کر اپنے طور پر پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق تحقیق کرنے کیلئے مجھ سے وقت مانگا۔ خاکسار نے بڑی خوشدلی کیساتھ آپ کو تحقیق کرنے کیلئے وقت دیا۔ ساڑھے تین ماہ کے بعد میں نے اپنے جوابی مضمون کے متعلق آپکی رائے جاننے کیلئے لکھا تو آپ اب نظام جماعت سے اجازت لینے کا بہانہ بنا رہے ہو اور طرفہ تماشہ یہ کہ اپنے خط کے آخر پر لکھ رہے ہو کہ ''یہ میں آپ کی بھلائی کیلئے لکھ رہا ہوں۔'' اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ آپکی میرے ساتھ کونسی بھلائی ہے۔؟ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اور جماعت احمدیہ قادیانی گروپ میرے ساتھ ویسا ہی بھلا کر رہے ہیں جیسا بھلا غیر احمدیوں نے آپ لوگوں کیساتھ کیا ہوا ہے۔ وہ یہ کہ جب دلائل کے محاذ پر مولوی احمدیوں سے پٹ گئے تو اُنہوں نے پاکستان کی قومی اسمبلی سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دِلوا کر اور پھر اُنکا سماجی بائیکاٹ کروا کر آپ لوگوں کی طرح ہی وہ احمدیوں کو کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہم تمہارے بھلے کیلئے کر رہے ہیں تا کہ تم نعوذ باللہ کفر (احمدیت) سے تائب ہو کر واپس دائرہ اسلام میں آجاؤ۔ آپ اور قادیانی گروپ بھی یقیناً میرے ساتھ ایسا ہی بھلا کر رہے ہیں۔۔۔ ؎ نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

یاد رکھیں کہ سچے لوگوں کے پاس اپنی سچائی کے حق میں قطعی دلائل ہوتے ہیں۔ صادقوں کے صدق کی گواہی قرآن کریم دیتا ہے۔ اگر خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود آپکی نظر میں سچا ہے تو پھر اس دعویٰ کی سچائی کے دلائل آپ میرے سامنے کیوں نہیں لا رہے۔؟ اگر آپکے پاس کوئی ہدایت ہے تو پھر ایک متلاشی حق کو ہدایت سے کیوں محروم کر رہے ہو۔؟ اگر آپ اتنے ہی بزدل ہیں اور اپنے جماعتی نظام سے ڈرتے ہیں تو میں آپ کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ خاکسار آپکے پیش کردہ دلائل کا نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ کسی کے آگے بھی اظہار نہیں کرے گا لیکن ظفر اللہ صاحب اَمر واقع یہ ہے کہ خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود میں کوئی صداقت نہیں اور ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیے۔ عالم اِسلام کے مشہور فلسفی الکندی (۸۰۱ء۔ ۸۷۳ء) کے مطابق۔۔۔ ''ہمارے لیے یہی مناسب ہے کہ ہم سچائی تسلیم کرنے میں نہ شرمائیں اور جہاں کہیں سے بھی وہ حاصل ہو اِسے اپنے میں جذب کر لیں۔ جو سچائی کی تلاش میں نکلتا ہے، اُس کیلئے خود سچائی سے زیادہ کوئی شئے قیمتی نہیں ہے۔ یہ اُسے کبھی کم حیثیت نہیں بناتی، کبھی رُسوا نہیں کرتی۔''

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/ کیل۔ جرمنی

۱۲؍ نومبر ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆☆☆☆